

علماء کے مرتبے سے روشناس کروانے اور ان کی توہین سے بچانے والی منفرد تحریر



# علماء پر اعتراض منع ہے



پیش کش:  
مہرکزی مجلس شوریٰ  
(دعوتِ اسلامی)



أَلْحَبْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط  
أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## علماء پر اعتراض منع ہے (1)

### دُور و شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صفحات پر مشتمل کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 1 پر ہے: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُور و خوانی میں صرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہاری فکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (2)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

1... بُیْلَةُ دَعْوَتِ اِسْلَامِی وَ نِگَرَانِ مَرْکَزِی مَجْلِسِ شُورِی حَضْرَتِ مَوْلَانَا حَاجِی الْاُوْحَادِ مُحَمَّدِ عَرْمَانَ عَطَارِی مُدَّ ظِلَّةَ الْعَالِی نے یہ بیان ۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق 2 مارچ 2011ء بروز بدھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۱۰ اصراف مظفریہ ۱۴۳ھ بمطابق 14 دسمبر 2013ء کو تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینة العلمیة)

2... ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ۲۳-باب، ۲/۴۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

## عیسائیت کا بیٹا

تَحْتِ قَسْطِطِيْبِيَّةٍ پر ایک عیسائیت عورت حکمران تھی اور وہ ہر سال خراج<sup>(۱)</sup> ادا کرتی۔ جب وہ مر گئی تو اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور خراج حاضر نہ کیا۔ اُدھر سے خراج کا مطالبہ ہوا تو اس نے حضرت ہارون رشید کی خدمت میں ایک اپیلی (قاصد) کے ہاتھ اس مضمون کی تحریر بھیجی کہ ”وہ مر گئی جو خود پیادہ بنی تھی اور آپ کو رُخ بنایا تھا“ (یعنی میری ماں جس نے آپ کی بالادستی قبول کی تھی وہ مر چکی ہے۔ اب میرے ساتھ آپ کا کوئی معاملہ نہیں ہے) یہ تحریر لے کر اپیلی جب حاضر دربار ہوا، وزیر کو حکم ہوا: ”سناؤ!“ وزیر نے اسے دیکھ کر عرض کی: ”حضور! مجھ میں تاب نہیں جو اسے سنا سکوں۔“ فرمایا: ”لا مجھے دے۔“ اور اس تحریر کو پڑھا، بادشاہ کو دیکھتے ہی ایسا جلال آیا جسے دیکھ کر تمام دربار بھاگ گیا صرف وزیر اور وہ اپیلی رہ گئے۔ وزیر کو حکم ہوا کہ جواب لکھ! اُس نے لکھنے کا ارادہ کیا مگر عب شاہی اسقدر غالب تھا کہ ہاتھ تھر تھرانے لگا اور قلم نہ چلا۔ پھر فرمایا: لا مجھے دے۔ اور یوں لکھا: ”یہ خط ہے خدا کے بندے امیر المؤمنین ہارون رشید کی طرف سے روم کے کُتے فلاں کو کہ او کافرہ کے جنے! جواب وہ نہیں جو تو سُنے جواب وہ ہے جو تو دیکھے گا۔“ یہ فرمان اپیلی کو دیا اور فوراً لشکر کو تیاری کا حکم دیا۔ اپیلی کے ساتھ لشکر لے کر پہنچے اور جاتے ہی قَسْطِطِيْبِيَّةِ کو فتح کر کے اس عیسائی بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ اس نے بہت گریہ و زاری کی، ہاتھ پاؤں جوڑے، خراج دینے

1... زمین کا ٹیکس جو ذمیوں سے لیا جاتا تھا۔ (الموسوعة الفقهية، ۱۹/۵۲)

کا وعدہ کیا (تو آپ نے اسے) چھوڑ دیا اور تاج بخشی کر کے واپس آئے۔ ابھی ایک منزل آئے تھے کہ خبر پائی، اس نے پھر سر تابی کی۔ فوراً واپس گئے اور پھر فتح کیا اور پھر اسے گرفتار کیا پھر اس نے ہاتھ جوڑے اور خوشامد کی پھر چھوڑ دیا۔<sup>(۱)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے امیر المومنین خلیفہ ہارون رشید کے رعب و دبدبے کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ جب نقفور نامی روم کے عیسائی تخت نشین نے ایک مکتوب (خط) کے ذریعے خراج دینے سے انکار کیا تو ہارون رشید کس قدر آگ بگولا ہوا کہ نہ صرف انتہائی سخت الفاظ میں اسے خط کا جواب لکھا بلکہ اسے سبق سکھانے کے لئے ہاتھوں ہاتھ روم پر فوج کشی بھی کی، مگر یہی ہارون رشید عام لوگوں کے حق میں جس قدر سخت مزاج اور قہر و غضب والے تھے علمائے دین متین کے معاملے میں اسی قدر نرم مزاج اور ان کا ادب بجالانے والے تھے۔ آئیے! علمائے تعظیم اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے احترامِ علمائے متعلق ہارون رشید کے کردار کے چند گوشوں کو ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے:

### خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں!

ہارون رشید جیسے جبار بادشاہ نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرت امام کسائی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) <sup>(۲)</sup> سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں یہاں پڑھانے

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵

2... یہ امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد کے خالہ زاد بھائی اور آجلہ علمائے قرآن سے ہیں۔

نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آ جایا کرے۔“ ہارون رشید نے عرض کی: ”وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔“ فرمایا: ”یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔“ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اترا اور مامون رشید کے کوڑا مارا اور کہا: ”اوبے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں، ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو۔“ (1)

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ انتہائی شان و شوکت اور رُعب و دَبدبہ رکھنے والے خلافتِ عباسیہ کے پانچویں خلیفہ ہارون رشید نے جب اپنے بیٹے کو دیکھا کہ استاد صاحب کے پاؤں دھلوانے کے لئے پانی ڈال رہا ہے تو اس بات پر غصہ نہیں آیا کہ ”وقت کے بادشاہ کا بیٹا کسی کے پاؤں دھلوا رہا ہے!“ بلکہ غصہ آیا بھی تو اس بات پر کہ میرا بیٹا عالم دین کو پاؤں دھونے کی زحمت کیوں دے رہا ہے خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھونے کی سعادت کیوں حاصل نہیں کر رہا۔

## علم کی عزت

ایک مرتبہ ہارون رشید نے ابو معاویہ عزیز (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيزِ) کی دعوت

کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، جب آفتابہ (یعنی ڈھکنے دار، دستہ لگا ہوا لوٹا) اور چلمچی (یعنی ہاتھ منہ دھونے کا برتن) ہاتھ دھونے کے لئے لائی گئی تو چلمچی خدمت گار کو دی اور آفتابہ خود لے کر ان کے ہاتھ ڈھلائے اور کہا: ”آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟“ کہا: ”نہیں۔“ کہا: ”ہارون۔“ (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: ”جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کی عزت کرے۔“ ہارون رشید نے کہا: ”اسی دعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا۔“ (1)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

تاریخ کی کتابوں میں ہارون رشید کے بارے میں لکھا ہے کہ روزانہ سو رکعت نفل نماز پڑھنا مرتے دم تک آپ کے معمولات میں شامل رہا البتہ کبھی کبھار بیماری کی وجہ سے ناغہ ہو جاتا نیز زکوٰۃ کے علاوہ روزانہ ہزار درہم اپنے پلے سے خیرات کرتے (علماء و فقہاء سے محبت کا یہ عالم تھا کہ) جب حج کرنے جاتے تو 100 فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ اور ان کے صاحبزادے آپ کے ہمراہ جاتے اور جس سال حج کو نہ جاتے تو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کرواتے تھے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلیفہ ہارون رشید نے صرف علماء و فقہائے کرام

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۳۵

2 ... الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنة ثلاث وتسعين ومائة، ۵/ ۳۵۶

رَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ کی تعظیم کیا کرتے بلکہ امورِ سلطنت اور اپنے دیگر دینی و دنیوی معاملات میں بھی علماء و فقہاء کی رائے کو فوقیت دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے علماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے اور اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو شاہانہ شان و شوکت اور رعبِ سلطنت کی پروا کئے بغیر ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے:

### علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ کا احترام

ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے بادشاہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: ”یا امیر المؤمنین! رعبِ سلطنت جاتا ہے۔“ جواب دیا: ”اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔“ (1)

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ علمائے کرام کا اس قدر لحاظ کیا کرتے تھے...؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ علماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اہمیت کو سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس لہلہاتے گلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان نفوسِ قدسیہ کا کیا کردار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَجَّ بھی ایسے سلیم الفطرت افراد موجود ہیں جو علمائے کرام کی

نہایت تعظیم کرتے ہیں بلکہ بطور ادب ان کی جوتیاں اٹھانا اپنے لئے قابلِ اعزاز سمجھتے ہیں مگر افسوس! معاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمت کے ان محسن و خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اعتراض اور ناحق طعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ دینِ اسلام کے لئے سنتوں کی حیثیت رکھنے والے اس طبقہ علماء سے متعلق قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ الْبَرِّينَ کے اقوال سے کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں تاکہ ہمارے دل میں علماء کی محبت و چاہت اور قدر و منزلت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ علماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں ان کے دل میں بھی علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ السَّلَامِ کی اہمیت اُجاگر ہو اور وہ حضرات بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہوئے ان کا ادب و احترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دین و دنیا کے معاملات میں ان سے رہنمائی حاصل کرنے میں دونوں جہان کی بھلائیاں ہیں۔

## دین کے رہنما

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾ (پ ۱۳، النحل: ۳۳) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ اس آیت کریمہ

کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”حدیث شریف میں ہے بیماریِ جہل کی شفاء علماء سے دریافت کرنا ہے۔“

آیت کریمہ اور اسکی تفسیر سے علماء کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے ان مبارک ہستیوں کو مَرَجِعِ خَلْقِ اور دین کے عظیم رَہنمائی حیثیت دی گئی ہے تفسیر کی متعدد کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے کہ جو مسائل معلوم نہ ہوں ان کے لئے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ بارگاہ میں حاضر ہونا واجب ہے۔<sup>(۱)</sup> آئیے اپنے دل میں علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ کی محبت پیدا کرنے کے لئے ۷ فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے۔

## علماء کی شان میں ۷ فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

1. عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حجت ہے تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔<sup>(۲)</sup>
2. بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔<sup>(۳)</sup>

1 ... روح البیان، پ ۱۲، التحل، تحت الآیة: ۴۳، ۵/۳۷

2 ... جامع صغیر، ص ۳۲۹، حدیث: ۵۶۵۸

3 ... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۳۱۲/۲، حدیث: ۱۲۶۰۰

3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع دیتا ہے لیکن جہالت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔<sup>(1)</sup>

4. أَلْعِلْمُ حَيَاةَ الْإِسْلَامِ وَعِمَادُ الْإِيْتَانِ عِلْمُ إِسْلَامِ كِي زَنْدِ كِي اُور دِينِ كَا سْتُونِ هِي۔<sup>(2)</sup>

5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللَّهُ بِرِزْقِهِ، جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزق کا ضامن ہے۔<sup>(3)</sup>

6. مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔<sup>(4)</sup>

7. علماء انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے وارث ہیں، بیشک انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وِ رَہْمِ وِ دِیْنَارِ كَا وَاْرثِ نِہِیْنِ بِنَاتِے بَلْكَہِ وَہِ تُو عِلْمِ كَا وَاْرثِ بِنَاتِے ہِیْنِ، لَہٰذِا جِس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالم دین کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت کے

1... جامع بیان العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

2... جمع الجوامع، ۲۰۰/۵، حدیث: ۱۴۵۱۸

3... تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ہشام، ۳/۳۹۸

4... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۲۸، حدیث: ۲۶۹۹

مقابلے میں نہایت معمولی ہے۔“ (1)

## علم کے فیضان اور اس سے محرومی کے نقصان کے بارے میں بزرگانِ دین کے 4 فرامین

1. شیخ الاسلام، امام بُرہانُ الاسلام، ابراہیم زرَنُوجی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ التَّوْقِی تحریر فرماتے ہیں: ”علم کو اس وجہ سے شرافت و عظمت حاصل ہے کہ علم، تقویٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جس کے سبب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور بزرگی اور ابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔“ (2)

2. کروڑوں حَفِیْیُوں کے پیشوا حضرت سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے (اپنے علم سے) دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بخل نہیں کیا اور دوسروں سے اِسْتِفَادَہ کرنے (سیکھنے) میں شرم نہیں کی۔“ (3)

3. اولیائے کرام (رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السَّلَام) کا ارشاد ہے: ”صُوْفِی بے عِلْم مَسْخَرُ کَ شَیْطَانِ اَسْت“، یعنی بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔ (4)

1 ... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

2 ... تَغْلِیْہُ اَلْمُعَلِّمِ طَرِیْقِ التَّعَلُّمِ، ص ۶

3 ... درمختار، المقدمة، ۱/۱۲۷

4 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۳۲

4. اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے۔“<sup>(1)</sup> نیز ارشاد فرماتے ہیں: ”علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے۔“<sup>(2)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کی میراث یعنی علم دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اُمتِ محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ سے دور کیا جا رہا ہے، ان کے مقام و مرتبے کو مسلمانوں کے دل و دماغ سے نکالا جا رہا ہے، ان کی شان میں لُب کُشائی کی جا رہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن و تنقید کرنے پر ابھارا جا رہا ہے بلکہ اب تَوَمَعَاذَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ علماء کی توہین و تحقیر تک نوبت آپہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی جو علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کا گستاخ ہو گا وہ ان کی صحبت و فیض سے محروم ہو جائے گا اور جب یہ دونوں چیزیں نصیب نہ ہو گی تو شرعی رہنمائی حاصل ہونا بھی ناممکن، لہذا بے عملیاں کرتے کرتے ایسوں کا کُفر تک جا پڑنا بھی عین ممکن ہے۔

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۲۸

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۳۵

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”جاہل بوجہ جاہل اپنی عبادت میں سوگناہ کر لیتا ہے اور مصیبت یہ کہ انہیں گناہ بھی نہیں جانتا اور عالم دین اپنے گناہ میں وہ حصہ خوف و ندامت کا رکھتا ہے کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ) اسے جلد نجات بخشتا ہے۔“ (1) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”اس (عالم) کی خطا گیری (بھول نکالنا) اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رَہنمائی دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہ مسائل (مسائل میں رَہنمائی لینا) چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔“ (2)

### لمحہ فِکْرِیہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن و احادیث کے معنی و مفہوم سمجھائیں...، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں...، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں...، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں...، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجھیز و تکفین کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور میت کے مشرکہ مال کو شریعت کے مطابق وراثت میں تقسیم کرنے پر رَہنمائی فرمائیں...، میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں...، ہماری تجارتی و کاروباری الجھنیں سلجھائیں اور اس کے علاوہ دین و دنیا کے بے شمار مراحل

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۶۸۷/۲۳

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۷۱۱/۲۳

میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ یاد رکھئے! کسی کے احسان و بھلائی کرنے پر اس کا شکریہ ادا نہ کرنا بڑی محرومی کی بات ہے جبکہ شکریہ ادا کرنا احسان کا بدلہ چکانے کی طرح ہے۔ آئیے محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بارے میں دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنَّتے ہیں۔

### شکریہ کے متعلق 2 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ جولوگوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار نہیں۔<sup>(1)</sup>
2. جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اس کا بدلہ چکا دو اور اگر (بدلے کی چیز) نہ پاؤ تو اس کے لئے دعا کرو حتیٰ کہ تمہیں اطمینان ہو جائے کہ تم نے اس (کے احسان) کا بدلہ چکا دیا۔<sup>(2)</sup>

### دُنیوی محسن کا تو شکریہ لیکن...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص ہمیں دُنیوی قانون سے خبردار یا کسی خطرے سے آگاہ کرے تو ہم نہ صرف اس کی

1... ترمذی، کتاب البرّ والصلة، باب ما جاء فی الشکر... الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲

2... نسائی، کتاب الزکاة، باب من سال باللہ، ص ۴۲۲، حدیث: ۲۵۶۲

بات مانتے ہیں بلکہ اس کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں لیکن ایک عالم دین اور مفتی اسلام ہماری شرعی رہنمائی کرے تو ہم حکم شریعت سے روگردانی کرتے ہوئے اس عالم دین پر اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالم دین اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسکی بات مانی جائے کیونکہ جس شخص نے ہمیں یہ بتایا کہ آپ غلط راستے (Wrong Way) پر آگئے ہیں یا جس طرف آپ جا رہے ہیں وہاں حالات ٹھیک نہیں وہ تو صرف ہمیں ڈنیوی پریشانیوں سے بچا رہا ہے جبکہ عالم دین اور مفتی اسلام ہمیں آخرت کی تکلیف اور جہنم کے راستے سے بچنے کی تنبیہ فرماتے ہیں لہذا ہمیں ان کا شکر گزار ہونا چاہئے اور ہرگز ہرگز ان کی شان میں زبان درازی یا ان کے قول و فعل پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک سوال کے جواب میں ضمناً علماء کے بارے میں عوام کے لئے اور عوام کے بارے میں علماء کے لئے انتہائی اہم مدنی پھول عطا فرمائے ہیں آئیے آپ بھی ملاحظہ کیجئے۔

### علماء سے متعلق ایک فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی عالم یا اور کوئی شخص مسجد میں سوئے اور مسند تکیہ مسجد میں اندر مسجد کے لگائے اور کھانا مسجد میں ایک جماعت کے ساتھ کھائے اور اگالداں مسجد میں رکھے اور گھوڑے کی زین اور

اسباب وغیرہ مسجد میں رکھے یہ سب شرع سے درست ہے یا نہیں۔ بَيِّنُوا تُوَجَّرُوا  
(بیان کیجئے اجر دیئے جائیں گے۔)

جواب: مسجد میں سونا، کھانا، بحالتِ اعتکاف جائز ہے، اگر ایک جماعت معتکف ہو تو مل کر کھا سکتے ہیں، بہر حال یہ لازم ہے کہ کوئی چیز شور بایا شیر (دودھ) وغیرہ کی چھینٹ مسجد میں نہ گرے۔ اور سوائے حالتِ اعتکاف مسجد میں سونا یا کھانا دونوں مکروہ ہیں، خاص کر ایک جماعت کے ساتھ کہ مکروہ فعل کا اور لوگوں کو بھی اس میں مُرْتَكِب بنانا ہے۔ عالمگیری میں ہے: يُكْرَهُ التَّوَمُّ وَالْأَكْلُ فِيهِ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ (1) یعنی مسجد میں سونا اور کھانا غیر معتکف کے لئے مکروہ ہے۔ مسند لگانا اگر براہِ تکبر ہے تو یہ خارج مسجد بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الْبَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَشْوَى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ تَرْجَمَةٌ كُنْزُ الْاِسْبَانِ: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم  
(پ ۲۴، الزمر: ۶۰) میں نہیں۔

اور اگر براہِ تکبر نہیں کسی دوسرے نے اس کے لئے رکھ دی یہ اس کی خاطر سے بدیں لحاظ (اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے) کہ امیر المؤمنین مولیٰ علیؑ كَرِهَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ اَنْكَرِيْمُ فرماتے ہیں: "لَا يَأْتِي الْكِرَامَةَ إِلَّا جَمَاهُ" (2) یعنی عزت و احترام کا انکار کوئی گدھا ہی کر سکتا ہے۔ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو بھی یہ مسجد میں نہ ہونا چاہئے کہ ادبِ مسجد کے خلاف

1... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد... الخ، ۵/۳۲۱

2... فردوس الاحباب، ۲/۲۴۹، حدیث: ۷۹۸۰

ہے۔ ہاں! ضعف یا دزد کے سبب مجبور ہو تو معذور ہے۔ اگلا دن اگر یک کے لئے رکھا ہے تو غیر معتکف کو مسجد میں پان کھانا خود نگر وہ ہے اور اگر کھانسی ہے، بلغم بار بار آتا ہے اس غرض کے لئے رکھا تو حرج نہیں۔ اور گھوڑے کا زین وغیرہ اسباب بھی بلا ضرورت شرعیہ مسجد میں رکھنا نہ چاہئے، مسجد کو گھر کے مشابہ بھی کرنا نہ چاہئے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تَبْنِ لِهَذَا" مساجد ان چیزوں کی خاطر نہیں بنائی جاتیں۔<sup>(۱)</sup> خُصُوصاً اگر (ایسی) چیزیں رکھے جن سے نماز کی جگہ رُکے تو سخت ناجائز و گناہ ہے۔ قَالَ اللهُ تَعَالَى

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ  
 أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ  
 كَوْنِ جِوَاللَّهِ فِي مَسْجِدٍ كَوْرُو كِ ان مِثْلِ نَامِ  
 (پ، البقرة: ۱۱۴) خدائے جانے سے۔

## عوام کے لئے نصیحت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں تک تو اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِینَ نے سوال میں موجود تمام باتوں کی مختلف صورتیں اور احکام بیان فرمادیئے مگر چونکہ سوال میں عالم کا بھی ذکر تھا اس لئے عوام کو علماء پر اعتراض سے بچانے کے مقدّس جذبے کے تحت کچھ اس طرح نیکی کی دعوت دی:

بائیں ہمہ (ان تمام احکام کے باوجود) یہ بھی یاد رکھنا فرض ہے کہ حقیقتاً عالم دین،

1... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب النهی عن نشد... الخ، ص ۲۸۲، حدیث: ۵۶۸

ہادی خلق، سنی صحیح العقیدہ ہو عوام کو اس پر اعتراض، اس کے افعال میں نکتہ چینی، اس کی عیب بنی حرام، حرام، حرام اور باعث سخت محرومی اور بد نصیبی ہے۔ اول تو لاکھوں مسائل و احکام فرق نیت سے مُتَبَدِّل (تبدیل) ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى“ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔<sup>(۱)</sup>

علم نیت ایک عظیم و اسع علم ہے جسے علمائے ماہرین ہی جانتے ہیں۔ عوام بیچارے فرق پر مطلع نہ ہو کر ان کے افعال کو اپنی حرکات پر قیاس کرتے اور حکم لگا دیتے اور ”کارِ پا کاں را قیاس از خود مگیر“ کے مؤرد بنتے ہیں (اس لائق ہیں کہ ان کو کہا جائے کہ اچھوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس مت کرو)۔ اسی مسئلہ میں دیکھئے، شرعاً اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کسی قدر مدت کی خصوصیت، ولہذا مستحب ہے کہ آدمی جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر لے۔ جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب بھی پائے گا۔ علماء اعتکاف ہی کی نیت سے مسجد میں داخل ہوتے ہیں، اور اب ان کو سونا، کھانا، پیک کے لئے اگالداں رکھنا روا (جائز) ہو گا، اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو ”جاہل کو سنی عالم پر اعتراض نہیں پہنچتا۔“ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حدیث میں عالم بے عمل کی مثال شمع سے دی ہے کہ آپ جلے

1... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، ۵/۱، حدیث:

اور تمہیں روشنی و نفع پہنچائے۔<sup>(۱)</sup> احمق وہ جو اس کے جلنے کے باعث اسے بھجا دینا چاہے اس سے یہ خود ہی اندھیرے میں رہ جائے گا۔<sup>(۲)</sup>

## دو رکعتیں 70 رکعتوں سے افضل

اسی طرح چند ہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہِ بِالْخُصُوصِ دعوتِ اسلامی والوں اور بالعموم تمام مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً علمائے اہلسنت کی تعظیم کرنے اور ان پر اعتراض سے بچنے کا ذہن دیتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں: ”اسلام میں علمائے حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ علم دین کے باعث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالم کے مقابلے میں عالم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: عالم کی دو رکعت غیر عالم کی ستر رکعت سے افضل ہے۔<sup>(۳)</sup> لہذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنت کی تحقیر سے قطعاً گریز کریں۔ بلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا

1 ... معجم کبیر، ۲/۱۶۶، حدیث: ۱۶۸۱

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۸/۹۷

3 ... جامع صغیر، ص ۲۷۴، حدیث: ۴۴۷۶

گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔“ (۱)

## عالم کی غیبت کرنے والا رحمت سے مایوس

افسوس! آج کل مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ علماء کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے۔ لہذا شیطان کسی عالم دین کی غیبت پر اُبھارے تو حضرت سیدنا ابو حفص کبیر علیہ رحمۃ اللہ التقدید کے اس ارشاد کو یاد کر کے خود کو ڈرائیے: جس نے کسی فقیہ (عالم) کی غیبت کی تو قیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔“ (۲)

سارے سُنی عالموں سے تو بنا کر رکھ سدا کر ادب ہر ایک کا ہونا نہ تو ان سے جدا

## علماء کی توہین کے حیا سوز انداز

امیر اہلسنت فرماتے ہیں: آج کل بعض لوگ بات بات پر علمائے کرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: بھی ذرا بچ کر رہنا ”علامہ صاحب“ ہیں، علماء لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو! یہ تو مولوی ہے۔ (مَعَاذَ اللّٰهِ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ ملا لوگ، علماء نے (مَعَاذَ اللّٰهِ) سُنیت کا کوئی کام نہیں کیا۔ (بعض اوقات مبلغ کا بیان سن کر نا پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے مَعَاذَ اللّٰهِ کہہ

1... تعارف دعوتِ اسلامی، ص ۳۹

2... مکاشفة القلوب، باب فی بیان الغیبة، ص ۷۱

دیا جاتا ہے) فلاں کا انداز بیان تو مولویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔

## عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں؟

عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں حکم شرعی بیان کرتے ہوئے میرے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 129 پر فرماتے ہیں: (1) اگر عالم (دین) کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور (2) اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی ذنیوی خصوصیت (دشمنی) کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور (3) اگر بے سبب (بلاوجہ) رنج (بغض) رکھتا ہے تو مَرِيضُ الْقَلْبِ وَحَبِيْثُ الْبَاطِنِ (دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اس (خواہ مخواہ بغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے: ”مَنْ أَبْغَضَ عَالِمًا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ، یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالم دین سے بغض رکھے اس پر کفر کا خوف ہے۔“<sup>(1)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو علماء کی توہین سے بچنا چاہئے اگر مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کسی نے ماضی میں اپنے قول یا فعل سے عالم کی سبب علم دین توہین کر ڈالی ہو تو وہ توبہ و تجدید ایمان کرے اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح اور کسی کامرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔ آئیے ایمان کی حفاظت کی خاطر شیخ طریقت،

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۴

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب سے شریعت اور علمائے دین کی تحقیر کے بعض کفریہ کلمات کی مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

## علمائے دین کی توہین کی مثالیں

1. یہ کہا: ”میں شرع و راع نہیں جانتا“ یا کہا: ”میں شریعت کا کیا کروں“ دونوں کفریات ہیں۔
2. جو کہے: ”علماء جو علم سکھاتے ہیں محض قصے کہانیاں ہیں“ یا ”خواہشات ہیں“ یا ”محض دھوکہ ہیں“ یا کہا: ”میں حیلوں کے علم کا منکر ہوں۔“ یہ تمام کفریہ کلمات ہیں۔
3. جس نے توہین کی نیت سے کسی عالم برحق کا صحیح فتویٰ زمین پر پھینکا یا کہا: ”شریعت کیا ہے!“ دونوں چیزیں کفر ہیں۔<sup>(1)</sup>
4. ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ کہنا کفر ہے۔ جبکہ علماء کی تحقیر مقصود ہو۔
5. ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کو آسان اتارا تھا مگر مولویوں نے مشکل بنا دیا۔“ یہ علماء کی توہین کی وجہ سے کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: اَلْاَشْرَفُ اِلَّا سِتْخَفَافٌ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءُ كُفْرٌ لِّعِنَى اَشْرَافٍ (سادات کرام) اور علماء کی تحقیر (انہیں گھٹیا جانا) کفر ہے۔
6. ”جتنے مولوی ہیں سب بد معاش ہیں“ کہنا کفر ہے جبکہ بسبب علم دین علمائے

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۲۰ تا ۳۲۱، ملاحظہ

کرام کی تحقیر کی نیت سے کہا ہو۔

7. یہ کہنا: ”عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا۔“ کلمہ کفر ہے۔
8. یہ کہنا کفر ہے کہ ”مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔“
9. جو کہے: ”علم دین کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔“ کہنے والے پر حکم کفر ہے۔
10. کسی نے عالم سے کہا: ”جا اور علم دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔“ یہ کفر ہے۔

یاد رہے! صرف علمائے اہلسنت ہی کی تعظیم کی جائے گی۔ رہے بد مذہب علماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، ان کا بیان سنا، ان کی کُتُب کا مطالعہ کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لئے زہر ہلاکت ہے۔<sup>(۱)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم دین سے دوری کے سبب بعض لوگ مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یہ تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ”مولویوں کو تو کفر کے فتوے دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔“ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے سوال جواب کے انداز میں کچھ مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ 656 پر ہے:

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۵۴ تا ۳۵۹، مکتبۃ

## جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!

سوال: اگر کوئی یہ کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنے کے بعد یوں کہے کہ مولویوں کو تو کفر کے فتوے دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں، جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں! ایسے شخص کیلئے کچھ مدنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اس طرح کے تاثرات کا اظہار یقیناً دین سے ذوری کا نتیجہ ہے۔ اسی ذوری نے بعض لوگوں کو بے باک بنا دیا ہے، وہ علمائے دین کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے، انہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ آخر وہ کن ہستیوں کی عزت و ناموس پر حملہ کر رہے ہیں؟ کن کے خلاف دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں؟ ان کے خلاف جن کو دین میں سُنُون کی حیثیت حاصل ہے، جو دین کے محافظ ہیں۔ لاریب و شک! علمائے دین بہت بڑی شانوں کے مالک ہیں، ان کی مخالفت سببِ ہلاکت اور ان کی اطاعت دونوں جہاں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 59 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا  
 تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو حکم مانو  
 اللَّهُ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي  
 اللَّهُ كَاوِرِ حَكْمِ مَانُو رَسُولِ كَاوِرِ ان كَاوِرِ مِ  
 الْأَمْرِ مِنْكُمْ دَج (پ ۵، النساء: ۵۹) حکومت والے ہیں۔

## علماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخان اس آیت

کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”خواہ دینی حکومت والے ہوں جیسے عالم، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد یا دنیاوی حکومت والے جیسے اسلامی سلطان اور اسلامی حکام۔ لیکن دینی حکام کی اطاعت دنیاوی حکام پر بھی واجب ہوگی، مگر ان دونوں کی اطاعت میں یہ شرط ہے کہ نص کے خلاف حکم نہ دیں ورنہ ان کی اطاعت نہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: ”فقہاء کی طرف رجوع کرنا بھی رسول ہی کی طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ فقہاء حضور عَلَیْهِ السَّلَامُ ہی کا حکم سناتے ہیں، جیسے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت اللهُ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری رسول اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری ہے۔“ (1)

سوال میں مذکور اعتراض میں بلا تخصیص (بلا تَخَصُّصٍ۔ کسی کو خاص کئے بغیر) مُطْلَقاً یہ بات کہی گئی ہے کہ مولویوں کو تو کفر کا فتویٰ دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں... اِلْحَ، مَعَاذَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ خود یہ جملہ انتہائی سخت ہے، اس میں علمائے دین کی توہین کا پہلو واضح ہے بلکہ علمائے دین کی توہین ہی مقصود ہو تو کھلا کفر و ارتداد ہے۔ رسول اکرم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: ”تین شخصوں کے حق کو ہلکانہ جانے گا مگر منافق کھلا منافق، ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا علم والا، تیسرا عادل بادشاہ۔“ (2)

1... نور العرفان، ص ۱۳۷

2... معجم کبیر، ۲۰۲/۸، حدیث: ۷۸۱۹

## علمائے دین کی توہین سنگین جرم ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولیانشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صفحہ 649 پر علمائے دین کی توہین کرنے سے متعلق فرماتے ہیں: ”سخت حرام، سخت گناہ، اشد کبیرہ۔ عالم دین سنی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمّدٌ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نائب ہے۔ اس کی تحقیر (توہین) مَعَاذَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی توہین ہے اور محمّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جناب میں گستاخی موجب لعنتِ الہی و عذابِ الیم ہے۔“ (1)

## شیطان لوگوں کو عالموں سے کیوں دُور کرتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان لوگوں کے دلوں سے علمائے دین کی وَفَعَتْ نَكَالِنَا جَاهِتَاہے تاکہ علمائے کرام جب کسی بات کو اللہ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ اور مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی و مَعْصِيَّتِ قَرَار دیں تو لوگ ان کی نصیحت پر کان نہ دھریں اور بے دھڑک شیطانی کاموں میں لگے رہیں۔ واقعی بڑا نازک معاملہ ہے، بد قسمتی سے آج ایمان کی سلامتی کی سوچ میں کمی اور زبان کی بے احتیاطیوں میں زیادتی ہوتی جا رہی ہے جس کے نتیجے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں

گستاخی، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں بے ادبی اور ضروریات دین کے انکار پر مشتمل طرح طرح کے کفریات روزمرہ کی گفتگو میں بولے جاتے ہیں۔ اور جب علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کسی قول پر کوئی حکم شرعی بیان کریں تو مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کہا جاتا ہے ”جناب ان کو جب دیکھو حکم لگانا آتا ہے۔“

یاد رکھئے! جس طرح ہر ملک، ہر ریاست کے کچھ قانون ہوتے ہیں جن کا مقصد جرائم کی روک تھام ہے یہی وجہ ہے کہ قانون شکنی ایک جرم شمار کیا جاتا ہے اور خلاف ورزی کرنے والے پر سزا کا تعین ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص قانون کے رکھوالے کسی ذمہ دار پر اعتراض کرتے ہوئے کہے کہ یہ تو جب دیکھو سزا سناتا رہتا ہے تو یقیناً ایسے شخص کو لوگ بے وقوف کہیں گے اور اس سے یہی کہیں گے کہ اس کو بُر امت کہو! بلکہ جرائم کے خلاف آواز اٹھاؤ کیونکہ سزا سنانے میں اس ذمہ دار کا کوئی قصور نہیں، جرائم ہوتے ہیں تو یہ فیصلے سناتا ہے اگر جرائم ہی ختم ہو جائیں تو سزا کے فیصلے بھی ختم ہو جائیں۔ اسی طرح اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے کچھ اصول و قوانین مقرر فرمائے ہیں اور اس کے بھی کچھ محافظ و ذمہ دار ہیں جو کہ خلاف ورزی کرنے والوں پر حکم شرع صادر فرماتے ہیں۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس پر حکم لگنا بند ہو جائے تو وہ شریعت کی خلاف ورزی سے باز آجائے نہ کہ علماء کو بُرا بھلا کہہ کر اپنی آخرت برباد کرے۔

## علماء کے بغیر اسلام کا نظام نہیں چل سکتا

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”علمائے اسلام کا کام تو اللہ ربُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول، شہنشاہِ انبیائے کرام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغام کو درست طریقے پر عام فرمانا ہے، علمائے دین تو شریعت کے قوانین کے محافظین ہیں۔ علمائے کرام تو دینِ اسلام کے احکام کے مطابق ہی کسی چیز کو حلال یا حرام، کفر یا اسلام قرار دینے کے پابند ہیں۔ اپنی طرف سے ہرگز کچھ نہیں کہتے، یہی ان کا منصب ہے۔ یقیناً علمائے دین ہی کی برکتوں، کوششوں، علمی کاوشوں اور مساعیٰ تبلیغ سے گلزارِ اسلام کی بہاریں ہیں۔ علمائے حق ہی کی بدولت گلشنِ اسلام ہر ابھر الہلہار ہا ہے۔ اگر علمائے ہی مَعْدُوم (یعنی ختم) ہو جائیں تو کفار کو اسلام کی دعوت کون دے گا؟ کفار کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کے مُسْکِت (یعنی خاموش کر دینے والے) جوابات کیسے دیئے جا سکیں گے؟ عامۃً المسلمین کو ارکانِ اسلام کی تعلیم دینے کی ترکیب کیسے بنے گی؟ انہیں قرآن و حدیث کے زموز (یعنی بھیدوں) سے کون آشنا (واقف) کرے گا؟“

## زبان کو قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی خفیہ تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزاں و ترساں رہنا چاہئے، نہ جانے کون سی مَعْصِیَّت (یعنی نافرمانی) اللہ ربُّ الْعِزَّت کے قہر و غضب کو اُبھاردے اور ایمان کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس

ہر وقت اپنے رب تعالیٰ کے آگے عاجزی کا مظاہرہ کرتے رہئے۔ زبان کو قابو میں رکھئے کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ سے کلمات کفر نکل جاتے ہیں اور پتہ نہیں لگتا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَنَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: ”جس کو سَلْبِ اِيْمَانِ کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔“<sup>(۱)</sup>

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو ایمان کی فکر نصیب فرمائے اور علمائے کادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## علماء کے لئے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان عَنَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے علمائے کرام کے حق میں عوام کو جو مدنی پھول عطا فرمائے وہ اور اس کے ضمن میں چند باتیں آپ نے ملاحظہ کیں مزید اسی فتوے میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عوام کی خیر خواہی کرتے ہوئے ان کے حق میں علمائے کرام کے لئے بھی کچھ مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”علماء کو چاہیے کہ اگرچہ خود نیت صحیحہ رکھتے ہوں عوام کے سامنے ایسے افعال جن سے ان کا خیال پریشان ہونہ کریں کہ اس سے دو فتنے ہیں: (۱) جو معتقد نہیں اُن کا مُتَحَرِّض ہونا، غیبت کی بلا میں پڑنا، عالم

کے فیض سے محروم رہنا۔ (2) اور جو مُعْتَقِد ہیں اُن کا اس کے افعال کو دستاویز بنا کر بے علم نیت خود مرتکب ہونا۔ عالم فریقہ ملائیم سے نہیں کہ عوام کو نفرت دلانے میں اُس کا فائدہ ہو (بلکہ) مسند ہدایت پر ہے، عوام کو اپنی طرف رغبت دلانے میں اُن کا نفع ہے۔“

حدیث میں ہے: ”اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) پر ایمان کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔“ (1)

دوسری حدیث صحیح میں ہے، رسول اللہ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فرماتے ہیں: ”بَشِّرُوا وَلَا تُنْقِرُوا“، یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔ (2)

آجیاناً (اتفاقاً) ایسے افعال کی حاجت ہو تو اعلان کے ساتھ اپنی نیت اور مسئلہ شریعت عوام کو بتادے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے عوام کی کس قدر خیر خواہی فرمائی کہ عالم کو عوام کے سامنے کوئی بھی ایسا کام کرنے سے منع فرمادیا جسے دیکھ کر جو لوگ عقیدت مند نہیں وہ بدگمانی، تجسس، اور غیبت وغیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام میں پڑ جائیں اور جو عقیدت مند ہیں وہ بسبب عقیدت اس کام میں عالم کی پیروی کریں لیکن چونکہ

1... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل طلاقۃ الوجه... الخ، ۶/۲۵۵، حدیث: ۸۰۶۱

2... بخاری، کتاب العلم، باب ما کان النبی یتخولہم بالموعظة... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۶۹

3... فتاویٰ رضویہ، ۸/۹۸

وہ عالم کی نیت سے واقف نہیں لہذا ان کے گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو، اس طرح ایک مسلمان کو متوقع گناہوں سے بچانے کے لئے علماء کو ان کے سامنے احتیاط کرنے کی نصیحت فرمائی جس میں یقیناً عوام کی زبردست خیر خواہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ! شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان باتوں کا بہت لحاظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ حسبِ موقع نہ صرف اپنے مریدین و مجاہدین کو مختلف کاموں کی نیتیں سکھاتے اور کرواتے رہتے ہیں بلکہ بارہا خود کسی کام کو کرنے سے پہلے بھی ان پر اپنی نیت کا اظہار فرما دیتے ہیں تاکہ انہیں اچھی اچھی نیتوں کی معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ذہن میں پیدا ہونے والے ممکنہ دوسو سے بھی بچایا جاسکے۔ جیسا کہ

### امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عمل

ایک مرتبہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ جلوہ گر تھے، اسی اثنا میں آپ نے اپنے پاس رکھی ہوئی پانی کی بوتل سے گلاس میں پانی لیا اور کھڑے ہو گئے، چونکہ دیگر اسلامی بھائی بھی موجود تھے لہذا ممکنہ دوسو سے پیش نظر امیرِ اہلسنت نے پانی پینے سے پہلے حاضرین سے فرمایا: ”یہ زمزم شریف ہے اس لئے کھڑے ہو کر پی رہا ہوں۔“ پھر پانی نوش فرمایا۔

### حُسنِ ظنِ اختیار کیجئے!

یاد رہے! کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ طرزِ عمل کہ وہ عوام کو دوسو سے

سے بچاتے ہیں ہر عالم، پیر یا اس شخص کے جس کی لوگ اقتداء کرتے ہیں منصب کا تقاضا ہے مگر لوگوں پر بھی لازم ہے کہ ایسی ہستیوں کے معاملے میں وسوسے یا بدگمانی میں نہ پڑیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِینِ مرید کو اپنے پیر کے بارے میں حسن ظن کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس کی جو بات اپنی نظر میں خلاف شرع بلکہ مَعَادًا اللہ کییرہ معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے۔“ (۱)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے آدبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے آدبی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال زار پر کرم فرمائے، ہمارے دل میں اپنی، اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اور علماء و مشائخِ اہلسنت کی محبت داخل فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

امین بجاۃ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

### نیک صحبت کا اثر

فرمانِ صوفیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ السَّلَام: نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے، دیکھو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سارے جہاں کے اولیاء سے افضل ہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہ صحبت یافتہ جنابِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ (مراقا المناجیح، ۳/۳۱۲)

## ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
4	روح البیان	مولیٰ الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
5	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
6	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
7	سنن الترمذی	امام محمد بن یسعی ترمذی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
8	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۶ھ
9	المستند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
10	الجامع الصغير	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۳۵ھ
11	جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۱ھ
12	المعجم الكبير	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۳۲ھ

13	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن یحییٰ زحمة اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۳۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۳۲۱ھ
14	فردوس الاحیاء	حافظ شیرویہ بن شیر دار بن شیرویہ دلمی زحمة اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۳۰۶ھ
15	جامع بیان العلم	امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر القرطبی المالکی متوفی ۳۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ
16	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی زحمة اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۳۶۴ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۳۱۷ھ
17	تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام زر نوحی متوفی ۳۶۳ھ	باب المدینہ کراچی
18	مکاشفہ القلوب	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
19	الموسوعة الفقهية	وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامیة - الكويت	دارالصفوة مصر ۱۹۹۳ء
20	الدهر المختار	محمد بن علی المعروف بلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۳۲۰ھ
21	الفتاویٰ الہندیة	علامہ بہام شیخ نظام متوفی ۱۱۶۱ او جماعہ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۳۰۳ھ
22	فتاویٰ رضویہ	امام ابلسنت احمد رضا خان متوفی ۱۳۲۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
23	ملفوظات اعلیٰ حضرت	امام ابلسنت احمد رضا خان متوفی ۱۳۲۰ھ	مکتبہ المدینہ ۱۳۳۰ھ
24	تفریح کلمات کے بارے میں سوال جواب	شیخ طریقت شیخ طریقت، امیر ابلسنت دامت برکاتہم الغائبہ	مکتبہ المدینہ ۱۳۳۰ھ
25	تعارف دعوت اسلام	المدینہ العلمیہ	مکتبہ المدینہ

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
19	عالم کی غیبت کرنا اور رحمت سے مایوس	1	علماء پر اعتراض منع ہے
19	علماء کی توہین کے حیا سوز انداز	1	دُرد و شریف کی فضیلت
20	توہین علماء کب کفر ہے اور کب نہیں؟	2	عیسائیت کا بیٹا
21	علمائے دین کی توہین کی مثالیں	3	خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں!
23	جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!	4	علم کی عزت
23	علماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے	6	علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کا احترام
25	علمائے دین کی توہین سنگین جرم ہے	7	دین کے رہنما
25	شیطان علماء سے کیوں دُور کرتا ہے؟	8	علماء کی شان میں 7 فرامین
27	علماء کے بغیر نظام اسلام نہیں چل سکتا	10	علم کے فیضان میں 14 اقوال بزرگان دین
27	زبان کو قابو میں رکھئے!	12	لمحہ فکریہ!
28	علماء کے لئے مدنی پھول	13	شکریہ کے بارے میں 2 فرامین
30	امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کا عمل	13	ڈنٹوی محسن کا تو شکریہ لیکن ...
30	حُسنِ ظنِ اختیار کیجئے!	14	علماء سے مُتعلّق ایک فتویٰ
32	ماخذ و مراجع	16	عوام کے لئے نصیحت کے مدنی پھول
		18	دور کعتیں 70 رکعتوں سے افضل

## سُنَّتِ مِی جہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سببے سببے سنّتِ ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی سنّت فی الجہا ہے۔ عاشقانِ رسول کے سنّتِ قلوبوں میں یہ نیتِ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے ستر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے سنّتِ فی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے ہر سنّتِ فی ماہ کے اجرائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو متبع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکَت سے پابند سنّت بننے لگنا ہوں سے نفلت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گواہی کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”سنّتِ فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”سنّتِ فی قلوبوں“ میں سز کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-127-0



0101666



MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net